اداریہ

مقصد تخلیق پاکستان اور مسئلۂ تشخصِ پاکستان

بعض لوگ حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کا غلط مطلب نکال کر ایک عرصہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں کہ حصولِ پاکستان کا مقصد، نفاذِ شریعت ہرگز نہیں تھا بلکہ ان کا مقصد ایک سیکولر ریاست کا قیام تھا جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ایامِ تحریک آزادی میں لگنے والا معروف نعرہ ''پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ'' اس بات کا غیر مبہم اور واضح اعلان تھا کہ قیامِ پاکستان کا مقصد کارکنان و قائدین تحریک آزادی اور خود قائداعظم کی نگاہ میں ایک ایسے خطہ ارضی کا حصول تھا جس میں مکمل طور پر آزادی کے ساتھ نظام شریعت قائم کیا جا سکے، مگر بدقسمتی سے پاکستان کے ابتدائی تیس سالہ دور نے عملی طور پر اس مقصد سے گریز اور دورنگی کا جو نقشہ پیش کیا، نیز زبانی جمع خرچ کا جو بھونڈا کھیل یہاں کھیلا گیا اس نے نئی نسل کے ذہن میں قیامِ پاکستان کا مقصد اور نصب العین دھندلا دیا، زبان و عمل کے اس تضاد کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی نظریاتی کونسل نے ۱۹۹۲ء میں اپنی رپورٹ میں واضح طور پر اور برملا لکھا کہ:

> ''......زبان و عمل کے اس تضاد نے ایسے عناصر کو زندہ کیا اور طاقتور بنایا جنہوں نے متعین منزل کی بابت شکوک کا پنڈورا بکس کھول دیا، بھانت بھانت کے ازم اور نصب العین جنم لینے لگے اور ہر فریق اپنے پسندیدہ ازم کے حق میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے لگا، پچاس کی دہائی کے بعد سے ملک مچھلی بازار بن گیا، جہاں اہل پاکستان سر پکڑے سوچ رہے تھے کہ آخر ہماری منزل کون سی ہے؟ خود اسلامی نظام کو مشکوک اور متنازعہ بنا دیا گیا اور غضب خدا کا کہ غیر ملکی قوتیں بھی اہل پاکستان کی منزل متعین کرنے میں علی الاعلان مداخلت کرنے لگیں۔'' (۱)

۱۔ رپورٹ اسلامی نظریاتی کونسل، برائے سال ۱۹۹۲ء (اسلام آباد: اسلامی نظریاتی کونسل ۱۹۹۲ء) ص ۱۷

کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہ اسلامی ہے ☆

قائداعظم کی سوچ کا انداز شروع ہی سے خالص اسلامی تھا، آپ نے نوجوانی میں عملی سیاست میں قدم رکھا اور سیاست کا آغاز انڈین نیشنل کانگریس کی رکنیت سے کیا، اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے نہایت واضح اور بیباکانہ انداز میں کام کیا، آپ نے کانگریس کے سیاسی پلیٹ فارم سے سب سے پہلی تقریر ۱۹۰۶ء کے اجلاس میں کی، جو کلکتہ میں ہوا تھا، اس اجلاس میں ان کی تقریر کا موضوع ''وقف علی الاولاد'' تھا جو ایک خالص اسلامی موضوع تھا۔ ۱۹۰۹ء میں وہ مرکزی کونسل کے رکن منتخب ہوئے تو انہوں نے ''وقف علی الاولاد'' کے مسئلہ کو قانونی حیثیت دلوانے کے لئے کونسل میں ''جواز وقف بل'' پیش کیا جو تین سال کے مسلسل غور وخوض کے بعد قانون بن گیا۔

ایک موقع پر قائداعظم نے قیامِ پاکستان کا تصور اپنے الفاظ میں یوں پیش کیا:

''قیام پاکستان کا تصور یہ تھا کہ ہماری ایک ایسی مملکت ہونی چاہئے جس میں ہم آزادانہ انسانوں کی طرح زندہ رہ کر سانس لے سکیں اور جس مملکت کی ہم اپنی بصیرت اور اپنی ثقافت کے مطابق نشو ونما کر سکیں اور جہاں اسلامی معاشرتی انصاف پوری طرح عمل میں آسکے۔'' (۱)

اسلام کی ہمہ جہتی حیثیت کے بارے میں انہوں نے کہا:

''کوئی شبہ نہیں کہ بہت سے لوگ ہمارا مدعا پوری طرح نہیں سمجھتے، جب ہم اسلام کا ذکر کرتے ہیں تو اسلام محض چند عقیدوں، رواجوں اور روحانی تصورات کا نام نہیں، اسلام ہر مسلمان کے لئے ایک ضابطہ بھی ہے جو اس کی زندگی، کردار اور معیشت تک کے معاملات میں ایک نظم وضبط عطا کرتا ہے۔'' (۲)

اسلام کی روح کے بارے میں قائداعظم نے کہا:

''اسلام ذات پات کی تقسیم کو تسلیم نہیں کرتا اور رسولِ اکرم ﷺ نے ذاتوں کی تقسیم اور اونچ نیچ کو ہموار کیا تھا اور ملک عرب میں عربوں کے اندر ایک ملی وحدت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے تھے، ہماری بنیاد اور ہماری کشتی کا لنگر اسلام ہے، یہاں شیعہ سنی کا سوال نہیں، ہم ایک ہیں اور ایک ملت کی حیثیت سے آگے بڑھنا ہے تبھی ہم پاکستان حاصل کر سکتے ہیں۔'' (۳)

۱۔ قائداعظم محمد علی جناح، افواجِ پاکستان سے خطاب، ۱۱/اکتوبر ۱۹۴۷ء۔
۲۔ جمیل احمد، سپیچز اینڈ رائٹنگز آف مسٹر جناح، ج ۱، ص ۲۴۱۔
۳۔ قائداعظم اکیڈمی کراچی کرم حیدری، ملت کا پاسباں، (کراچی: قائداعظم اکیڈمی)، ص ۳۲۹۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆